سوال

(229) قربانی کےلئے کون سا جانور موزوں ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کےلئے کون سا جانور موزوں ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لفظ موزوں ایک عام لفظ ہے۔ اگر اس سے مراد قربانی کے جانور کی نوع اور قسم کی تعیین مقصود ہے تو پھر موٹا تازہ دنبہ اریمنڈھا زیادہ ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ اکثر یمنڈھے کی قربانی دیتے تھے۔

عَن انس رضی اللہ عنہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یُضَحّی بِکَبْشَیْنِ، وَاَنَا اُضَحّی بِکَبْشَیْنِ۔ (بخاری: کتاب الاضاحی ج ۲ ص ۸۳۳)

کہ آنحضرت ﷺ دو یمنڈھے قربانی کیا کرتے تھے اور میں (انس رضی اللہ عنہ) بھی دو یمنڈھے قربانی کرتا ہوں۔

عَنْ عَائِشَۃَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَأُ فِی سَوَادٍ، وَیَبْرُکُ فِی سَوَادٍ، وَیَنْظُرُ فِی سَوَادٍ، فَأُتِیَ بِہِ فَضَحَّیَ۔ (ابوداؤد: باب ما یستحب من الضحایا ص ۳۸۲)

کہ آنحضرت ﷺ نے سینگدار خالص سیاہ یمنڈھا منگوایا اور اس کی قربانی کی۔ (یہ روایت مسلم شریف ص ۱۵۶ ج ۲۔ نسائی شریف: باب الکبش ص ۱۹۷ ج ۲، باب الکبش، تحفة الاحوذی ص ۳۰۴ ج ۲) تاہم یمنڈھے کے بعد اونٹ پھر گائے، پھر بکری وغیرہ۔

اگر موزوں کے الفاظ سے جانور کی عمر مطلوب ہے تو پھر قربانی کا جانور دو دانت (دوندا) ہونا ضروری ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ: «لَاتَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّۃً، اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ عَلَیکُمْ، فَتَذْبَحُوا جَذَعَۃً مِنَ الضَّأْنِ۔

کہ آنحضرت ﷺ کا حکم ہے کہ قربانی کا جانور دوندا ہونا چاہیے۔ اگر یہ نہ ہو تو پھر دنبہ یا یمنڈھا بھی جائز ہے۔ (بشرطیکہ وہ موٹا تازہ ہو)

گائے، اونٹ، بکرا، کھیرا قطعاً جائز نہیں ہے۔ مسنہ اونٹ وہ ہے جو پانچ سال پورے کر کے چھٹے میں داخل ہو جائے۔ گائے تیسرے سال میں اور بکری دوسرے میں داخل ہو۔

اگر موزوں سے مراد یہ ہے کہ قربانی کے جانور میں کون کون سا عیب نہ ہو تو مندرجہ ذیل جانور قربانی میں جائز نہیں ہیں :

۱۔ عَنْ عَلِیّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : « نَہٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَۃٍ، اَوْمُدَابَرَۃٍ، اَوْ شَرْقَاءَ، اَوْخَرْقَاءَ، اَوْ جَدْعَاءَ۔ (نسائی : ص ۱۹۰ ج ۱۔ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی : ص ۳۵۴ ج ۲)

کہ آنحضرت ﷺ نے (۱) سامنے سے کان کٹا (۲) جڑ کی طرف سے کان کٹا (۳) آگے سے کان کٹا (۴) کان چرا ہوا (۵) کان میں گول سوراخ اور ناک کٹا جانور بطور قربانی ذبح کرنے سے منع فرمایا۔

۲۔ عن البرآء قال سمعت رسول اللہ ﷺ لَا یَجُوزُ مِنَ الضَّحَایَا : اَلْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُہَا، وَالْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ عَرَجُہَا، وَالْمَرِیضَۃُ الْبَیِّنُ مَرَضُہَا، وَالْعَجْفَاءُ الَّتِی لَا تُنْقِی۔ (رواہ الخمسۃ، نسائی : ص ۱۹۰ ج ۲، باب العجفاء۔)

کہ قربانی میں پورا بھینگا، پورا لنگڑا، بیمار اور دبلا جانور ذبح کرنا بحکم رسول اللہ ﷺ منع ہے۔

۳۔ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : « نَہٰی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُضَحّٰی بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ۔ (تحفۃ الاحوذی : ص ۲۵۷ ج ۲، نسائی ص ۱۹۶ ج ۲)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سینگ ٹوٹے اور پورا کان کٹے کی قربانی نہ کی جائے۔

فائدہ۔۔۔ : اَجْلَحْ، یعنی قدرتی بے سینگ جانور کی قربانی بالاتفاق جائز ہے، تاہم شوافع کے نزدیک مکروہ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص591

محدث فتویٰ